سوال

(184) سوا سو سال پرانی مسجد کی جگہ پر مدرسہ تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خوبصورت مسجد جو سوا سو سال پرانی ہے، رمضان المبارک میں زائد نمازیوں اور مُعتکفین حضرات کی وجہ سے تنگ پڑ جاتی ہے۔ کیا شرعی لحاظ سے یہ جائز ہوگا کہ اِسے گرا کر یا اِسی حالت میں لڑکیوں کے مدرسے میں تبدیل کر دیا جائے اور کسی دوسری جگہ کشادہ اور بڑی مسجد تعمیر کر دی جائے۔ نیز واضح رہے کہ ساتھ ہی مسجد کا ایک مکان بھی موجود ہے جسے گرا کر مسجد میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ مسجد میں توسیع کی گنجائش موجود ہے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اسی جگہ توسیع کر لی جائے، البتہ کسی معقول عارضہ کی بنا پر اس کو تبدیل کرنا بھی جائز ہے۔

چنانچہ کشف القناع عن متن الاقناع میں ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے تبدیلی وقف پر اس بات سے استدلال کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کوفہ میں جامع مسجد کا کھجور کے تاجروں سے (کسی دوسری جگہ کے عوض) تبادلہ کر لیا یعنی وہ اسے بدل کر کوفہ میں دوسری جگہ لے گئے۔ اسی طرح فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شارعِ عام تنگ ہونے کی وجہ سے مسجد کا کچھ حصہ اس میں ملا دیا تھا۔ (288/3) حضرات صحابۂ کرامؓ کے یہ تصرفات اس بات کی دلیل ہیں کہ مسجد کو کسی مجبوری کی بنا پر بدلنا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب المساجد: صفحہ: 185

محدث فتویٰ